

پیاناں کا دیا جلا ہے ساری رات
قطرہ قطرہ درد کی شبیم
برسی دل کی دیواروں پر
تیرے نام کی خوشبو لے کر
ہولے ہولے مددم مددم
دکھ آگئی میں جیا جلا ہے ساری رات
پیاناں کا دیا جلا ہے ساری رات

کٹ

سین 9 ان ڈور (ہوٹل) شام

(دھون بن جملہ اور ڈاکٹر ستارہ کے پاس ذرا فاصلے پر کھڑے ہیں۔)

جملہ: ڈاکٹر صاحب! آپا جی تو بڑی عجیب عجیب باقیں کر رہی ہیں۔
ڈاکٹر: کیسی باقیں؟

جملہ: وہ تو بھی سارے مرے ہوئے لوگوں کے نام لے رہی ہیں۔ جب جب اللہ نہ کرے
و شہنوں سے ایسی حالت میں مردے نظر آنے لگتے ہیں، ڈاکٹر صاحب ان کی
روحیں لینے آجائی ہیں۔

ڈاکٹر: کب سے یہ حالت ہے؟

جملہ: آوھے گھنٹے سے۔

ڈاکٹر: انختار صاحب کہاں ہیں؟

جملہ: انہیں فون کر دیا ہے جی نیس سندھ یوز

کٹ

سین 10 ان ڈور (آپ راشدہ کا آنگن) دن کا وقت

(اس وقت یہاں گمینہ اور آپا جی موجود ہیں۔ زمین پر ایک نوجوان کی فونو پڑی ہے۔ پچھلے کٹ سے فوراً اس نوجوان کی تصویر پر آتے ہیں۔ پھر آہستہ کیسرہ Tilt کر کے آپا جی کو دکھاتے ہیں۔ وہ ایک ناول کی طرح کھڑی ہے۔ جھک کر تصویر اٹھاتی ہے۔ اب گمینہ کو فریم میں انکلوڈ کرتے ہیں۔

آپا: کیوں کیا کسر ہے اسے؟ کیا برائی ہے اس میں؟
گمینہ: کوئی کسر نہیں ہے، کوئی برائی نہیں ہے۔ سے خبر اں ہیں اسے۔
آپا: پھر؟

ساری برائی مجھ میں ہے سب خرابی میری ہے، مجھ میں کچھ ہوتا تو..... تو نا؟
آپا: کیا ہو گیا ہے ہم سب کو۔ کیا بھوت پھیری چلی ہے کیا ہوا جھوٹی ہے؟
آپا جی آپ اتنی بڑی ڈکٹیشن ہیں کہ آپ کسی اور کی بات سننا گوارا نہیں کرتیں۔ کہ اور کا بھی پاؤ اسٹ آف دیو ہو سکتا ہے۔ بھی آپ نے سوچا۔

آپا: بتا..... کہہ..... سن اپنا پاؤ اسٹ آف دیو۔
گمینہ: مجھے شادی نہیں کروانی۔ کسی سے بھی نہیں آپا جی خدا قسم نہ کسی شہزادے سے؛ کسی لکڑہارے سے۔

آپا: ایسے رہے گی۔ ایسے ایکلی ساری عمر؟ بے سہارا؟
گمینہ: آپ کو کیا پتہ کہ ہر بار جب لوگ مجھے دیکھ کر چلے جاتے ہیں تو میرے اوپر کی گزرتی ہے..... آپ کو تو میاں جی نے۔

(کیدم آپا جی جیسے اپنی کمزوری پر تابو پالیتی ہے۔ باپ آتا ہے)
آپا: یہاں کوئی تارا نہیں ہے ابا جی۔
ابا: کون بیمار ہے؟ تم لوگ مجھے بتاتے کیوں نہیں کون بیمار ہے؟
آپا: یہاں کسی کو موت نہیں آتی ابا جی۔
گمینہ: آہستہ آہستہ روئے جا رہی ہے، باپ کی طرف بڑھتی ہے۔ میں رو رہی ہوں ابا جی میں

(باپ کے ساتھ آگر لگ جاتی ہے۔ اب باپ اور بیٹی کو C.I. میں ثریٹ سمجھنے) مجھے اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے شرم آتی ہے اب ابھی کہ میں بے سہارا ہوں..... اور مجھے معلوم نہیں کہ میں کس سمت جاؤں تو مجھے تو مجھے سہارا ملے گا؟ آدمی کسی سمت میں نہیں جاتا بیٹی (پیارے بیٹی کے سر پر بوسہ دیتا ہے) دنیا گول ہے نا تو اس کے سارے راستے چکر میں چلتے میں۔ آدمی جب بچہ ہوتا ہے تو بے سہارا ہوتا ہے۔ جب بوڑھا ہوتا ہو جاتا ہے تو بے سہارا رہتا ہے..... ایک جوانی میں آدمی کو شرم آنے لگتی ہے بے سہارا رہنے سے۔ جو عقائد ہوتے ہیں وہ..... اپنی سمت تو تلاش کرتے ہیں۔ روتنے نہیں، بس چلتے رہتے ہیں، گرتے پڑتے، ایک چکر میں..... (انگیزہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے۔ اباں کے سر پر کندھوں پر انڈھوں کی طرح ہاتھ پھیرتا ہے)

کٹ

میں 10 آؤٹ ڈور دن کا وقت

(انفار اسی طرح driving Rash کر رہا ہے۔ پچھلے شاٹ میں اور اس میں میں یہ فرق ہے کہ پچھلے میں میں ہر مرتبہ کار کی پشت کیسرے کی جانب تھی، وہ کیسرے سے آگے جا رہی تھی۔ اس بار کار کا فرنٹ ہے اور ہر بار وہ کیسرے کی طرف بڑھتی چلی آتی ہے۔

کٹ

میں 11 ان ڈور رات کا وقت

(سینہ صیال۔ جیسے یہ عاشی کا گھر ہو۔ عاشی اور والی سینہ می پر کھڑی ہے اور نیچے آخری

سیڑھی پر سکندر کھڑا ہے۔ سکندر شراب کے نشے تلتے ہے اور وہ بات کرتے ہوئے کہیں
کبھی ماتھے کو چھوٹا ہے۔ گویا کچھ یاد کر رہا ہو۔ (ذہن پر زورڈاں رہا ہو۔)

عاشری: خبردار جو تم نے اوپر آنے کی کوشش کی۔ تم جیسے بے غیرت کمینے آدمی کے رات تو
میں ایک منٹ نہیں گزار سکتی۔ تم نے میرے گھر آنے کی جرات کیسے کی؟
سکندر: خدا قسم عاشی میں سمجھا تھا کہ تم دونوں اپنے شاث کی ریہر سل کر رہے
ہو..... میں سمجھ نہیں پایا تھا..... اچانک سب کچھ ہوا (اوپر چڑھتا ہے) مجھے ہوئے
کی مہلت نہیں ملی.....

عاشری: اس وقت بھی تم نہیں سمجھ سکے جب اس نے تمہارے منہ پر مکار اتھا۔
سکندر: اس نے مجھ سے معافی مانگ لی تھی عاشی سیٹ پر جانے سے پہلے..... شاید وہ ستارہ
کی بیماری سے پریشان تھا۔ شاید وہ ستارہ سے محبت کرتا ہے۔ شاید.....
عاشری: نیچے اتر جاؤ سکندر فوراً..... ستارہ، ستارہ، ستارہ۔ خدا جانے یہ ستارہ کب ڈوبے گا۔
سکندر: ہم کو..... (ہکلا کر) ہم کو کیا؟ ہمیں ایک جھوٹے سے واقعے سے اپنی زندگی میں زبر
نہیں گھولنا چاہیے۔

عاشری: یہ تمہارے لیے معمولی واقعہ ہے۔ تمہارے سامنے ایک آدمی میری گردن دبارہ
تحا اور تم..... نے اسے معافی دے دی۔ تمہارے پرد میں اپنی زندگی کروں گی؟
مالی فٹ!

سکندر: میں قانون پڑھتا رہا ہوں عاشی..... میں جانتا ہوں کہ چھوٹی باتوں سے Flare up
ہو کر کبھی کبھی بڑے خوفناک واقعات جنم لیتے ہیں بلکہ ہمیشہ بڑے درخت کا
نیچ چھوٹا ہوتا ہے۔

عاشری: تم جیسے کمزور لوگ کبھی اپنے آپ سے فیصلہ نہیں کر سکتے۔ شراب پینے سے
فیصلوں کو پس پشت توڑا جاسکتا ہے۔ سکندر لیکن ہمیشہ کے لیے تالا نہیں جا
سکتا..... جب بھی ہوش میں آؤ گے بیٹھ کر سوچنا..... سمجھنا..... اور فیصلہ
کرنا..... کیا کوئی عورت تم پر اعتبار کر سکتی ہے؟ خود اپنے آپ سے پوچھنا۔
(ان سارے ڈائیاگ میں آوانو Cresendo میں لے جانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ

ہے مکالے کا Impending danger Hissing tone میں ادا کیے جائیں کہ ایک

شہر (لزکھڑا کر) میں کیسے کفارہ ادا کر سکتا ہوں؟ کیسے اس بھول کی تلافی ہوگی عاشی..... تم تک پہنچنے کا کوئی راستہ؟ میں تو خود بھی نہیں جانتا تھا کہ میں اتنا کمزور آدمی ہوں، اتنا بے غیرت ہوں.....
 (سکندر کے چہرے پر ایک آنسو اچانک گرتا ہے اور وہ چھوٹے بچے کی طرح سر جھکاتے ریلیگ پکڑے کھڑا ہے۔ اس کے چہرے پر ڈڑا لوگریں)

ڈزالو

میں 12 ان ڈور دن

(یہ صرف اتنا سیٹ ہے۔ جیسے ابھی میک اپ روم کا دروازہ بند کر کے افتخار باہر نکلا ہو اور اوپر سے سکندر نے اسے کپڑا لیا ہو۔ پیچھے دروازہ نظر آتا ہے اور سامنے سکندر نے اس وقت افتخار کو کار سے کپڑا ہوا ہے)

افخار: میں..... میں۔ تم سے ڈرتا نہیں ہوں۔ تم مجھے جان سے مار دو تو بھی میں تمہیں حق بجائب سمجھوں گا کیونکہ جو کچھ تم کر رہے ہو، ایک عورت کے لیے ہے اور جو کچھ میں نے کیا، ایک عورت کے لیے کیا۔

سکندر: میں بھی Consequences سے نہیں ڈرتا لیکن آج مجھے تمہارے ساتھ سب اگلے پچھلے حساب برابر کرنے ہیں۔

افخار: جہاں تک میرے Action کا تعلق ہے، میں تم سے معافی مانگتا ہوں..... لیکن یہ مت سمجھنا کہ میں بزدل ہوں۔ صرف میں اپنی قوت کو اس وقت منتشر کرنا نہیں

چاہتا۔ وہ ہم سے رخصت ہو رہی ہے۔

سکندر: تم ایسی باتوں سے مجھے Side track نہیں کر سکتے۔

افخار: کل جب وہ مر جائے گی تو پھر تم ریڈ یو پر، میں ویژن پر اخباروں میں بیانات دوئے اور اس کے جائز شوہر بن جاؤ گے۔ آج جب اسے الوداع کہنے کا وقت ہے تم..... ایسے پھر دل کیسے ہو سکتے ہو؟

سکندر: میں اس سے ملتا نہیں چاہتا..... میں اس سے نہیں مل سکتا، ناممکن ہے۔

افخار: (یکدم ہاتھ جوڑ کر) میں معافی مانگ رہا ہوں سکندر..... مجھے عاشی سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ She is a nice girl۔ میں گھبرا گیا تھا اس کے طریقے سے اس کے attitude سے وقت کم ہے۔ بہت کم ہے۔ ہو سکتا ہے اب تم جیسا میجا بھی اسے بچانہ سکے۔

(یہاں ان دونوں کی tones بہت ہلکی ہو جاتی ہے اور وہ ایک دوسرے کے بہت قریب آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ رہے ہیں۔ جیسے ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ دونوں کی آنکھوں میں حملہ کرنے والے چیزیں جیسی کشش ہے۔)

سکندر: تمہیں ستارہ سے محبت ہے؟

(افخار کے دونوں کندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے)

افخار: نہیں۔ یہ رشتہ بھائی سے زیادہ اور عاشق سے کم ہے۔

سکندر: کیا مطلب؟ ترس کارشنا۔

افخار: میری محبت میں passion نہیں ہے۔ میں اس کے ساتھ سونا نہیں چاہتا۔ میں چاہتا ہوں، وہ گلدان میں بھی رہے اور اس کی خوبیوں پھیلتی جائے ہر طرف۔ سارے پاکستان میں۔

سکندر: پھر تم اسے اپنے ساتھ کیوں لے گئے تھے؟

افخار: کیونکہ ڈرتا تھام سے..... شوہروں کو عام طور پر یہ فکر نہیں ہوتا کہ اس کی کیوں کیسے مر گئی؟ کیسے کب مر سکتی ہے؟ میں اسے تمہاری آنکھوں سے اس وقت تک دور رکھنا چاہتا تھا جب تک تمہارا دل اس کے لیے از سر نو موم نہ ہو جائے۔

سکندر: اسے کیا ہوا ہے؟

افخار: (یکدم پر امید ہو کر) ایک بار سکندر خدا کے لیے، رسولؐ کے لیے، عاشی کی

خاطر..... ہو مل آ جانا۔ پھر سب کچھ تھیک ہو جائے گا۔

اچھا میں آؤں گا افتخار۔

ستدر:

(خوشی سے افتخار اس کا ہاتھ پکڑتا ہے)

صرف تھاری خاطر۔ میں نے تم جیسا انسان نہیں دیکھا۔

ستدر:

(یکدم ستدر دروازہ کھول کر اندر چلا جاتا ہے۔ افتخار حیرانی سے اسے دیکھتا ہے۔)

کٹ

میں 13 ان ڈور (ہو مل کا کمرہ) رات

(ایک ڈاکٹر ستارہ کے پاس بیٹھا ہے۔ ستارہ کو گلوکوز لگی ہوئی ہے اور وہ بے ہوشی، نیم ہوش

کے مقام پر ہے۔

ڈاکٹر مستقل طور پر اس کی Impulses کو چیک کرتا رہتا ہے۔ بلڈ پریشر، بغل، آنکھ کی

پتلی، بخار وغیرہ لیکن اس کا یہ کام اس کی گفتگو میں Interfere نہیں کرتا۔ ہمدردانہ

طریقے سے کبھی کبھی اسے تھپتھا تا بھی ہے اور اس کی باتوں میں دلچسپی بھی لیتا ہے۔

ستارہ: آپ نے کبھی سائیں مرنے کو دیکھا تھا؟ ڈاکٹر صاحب؟

ڈاکٹر: میں نے ان کے رویہ پروگرام سے ہیں۔ ملنے کا اتفاق نہیں ہوا۔

ستارہ: وہ اباجی کے پاس آیا کرتے تھے..... وہ مرنے سے بہت پہلے مر گئے تھے ڈاکٹر

صاحب..... اکتارے میں ان کی روح گھس گئی تھی، جسم خالی ہو گیا تھا بہت پہلے۔

ڈاکٹر: دیکھئے ہم دونوں ایک دوسرے کی مدد کریں گے، اچھا؟

ستارہ: بڑی عجیب بات ہے..... ہمارا کوئی رفیق نہیں ہوتا۔ بس ہم تہائی کو

ساتھ ساتھ لیے پھرتے ہیں اپنے سامنے کی طرح..... آپ نے کبھی کسی

شاعر کو، کسی ادیب کو..... کسی آرٹسٹ کو شیشناں پر دیکھا ہے؟ ایز پورٹ

پر کسی پارٹی میں کسی میلے میں..... پچھر ہاؤس کے سامنے..... شادی بیاہ کے

موقع پر..... وہ اتنے لوگوں کے باوجود آپ کو بہت اکیلا نظر آئے
گا..... بالکل تھا۔

ڈاکٹر: رات کو کچھ کھایا تھا؟

(ستارہ نفی میں سر ہلاتی ہے)

ڈاکٹر: پھر آپ ہمارے ساتھ Co-operate تو کریں تھوڑا سا پلیز۔

ستارہ: (ابات میں سر ہلاک کر) امانت علی کو میں آخری پار جب ملی ہوں تو وہ ریڈیو
شیشن کے سامنے بیٹھے تھے لان پر..... مجھے کہنے لگے تم نے بی بی سن۔ میں نے
پوچھا کیا؟ تو کہنے لگے انشاء جی اٹھواب کوچ کرو۔ کل شام میرا پروگرام تھا
ٹیلیویژن پر۔

ڈاکٹر: دیکھئے میڈیم انسان کے اندر جب تک زندہ رہنے کی Motivation نہ ہو۔
ڈاکٹر اس کی مدد نہیں کر سکتا یا آپ کو اپنی سوچ کا دھار ابد لانا ہو گا۔

ستارہ: (بغیر پرواکیے) اس وقت ڈاکٹر صاحب مجھے یوں لگا تھا جیسے امانت کوچ کرچکے ہیں
اپنے گیت کے ساتھ۔ وہ میرے بڑے دوست تھے امانت صاحب، بہت اچھے
دوست۔

ڈاکٹر: (تنبیہ کے ساتھ) زندہ رہنے کی Motivation

(ستارہ گھبرا کر ہاتھ ہلانا چاہتی ہے لیکن ڈاکٹر ہاتھ پکڑتا ہے کیونکہ ادھر گلوکوز لگی ہوئی
ہے)

ستارہ: ہم سے اگر کوئی محبت کرتا تو وہ..... موت ہے ناجو..... ڈاکٹر صاحب، موت۔ وہ
آرٹشوں سے بڑی محبت کرتی ہے..... وہ ہمیں دنیا سے بچا کر اپنے بینے سے لگانا
چاہتی ہے..... ہمارے تعاقب میں رہتی ہے۔ ہمارا دل اس دنیا میں لگنے نہیں
دیتی۔ کبھی آپ کو بہت چھینکیں آئی ہیں ڈاکٹر صاحب؟

ڈاکٹر: کبھی کبھی زکام جب ہو جائے تب اُر بھی ہوتا۔

ستارہ: نہیں نہیں نہیں..... چھینکیں جب آتی ہیں تو کوئی آپ کو یاد کرتا ہے جی۔
آپ آزمائیں۔ اس کے بعد آپ چپ سے ہو جاتے ہیں۔ ہمیں ہر وقت موت

یاد کرتی رہتی ہے۔ ہمیں ایسے ہی چھینکیں آتی ہیں۔ پندرہ پندرہ، میں میں۔
(اس وقت جیلہ اندر آتی ہے)

صاحب پوچھتے ہیں جی کہ ابھی کتنی دیر ہے؟
جیلہ:
بس ابھی آیا..... تم چلو۔
ڈاکٹر:
(جیلہ باہر جاتی ہے)

ستارہ: میں نیکلوڑ وڈپ جارہی تھی ڈاکٹر صاحب۔ میں نے کچھ پان خریدنے کے لیے ایک
کھوکھے پر کار روکی تو مجھے..... ساغر صدیقی نظر آیا۔ ساغر کو تو آپ جانتے ہوں
گے؟

ڈاکٹر:

فائدہ شہر نے تہمت لگائی ساغر پر
یہ شخص درد کی دولت کو عام کرتا ہے
ستارہ: ہاں..... درد کی دولت عام کرنے والا ساغر۔ وہ..... مجھے آج بہت لوگ یاد آ رہے
ہیں ڈاکٹر صاحب، سب جانتے والے..... سب جنہوں نے موت کا آسر اقبال کر
لیا۔

ڈاکٹر: میں بلااؤں افتخار صاحب کو؟

ستارہ: نہ نہ۔ وہ مجھے بولنے نہیں دیتا ڈاکٹر صاحب۔ بات نہیں کرنے دیتا..... کسی سے
بھی.....

ڈاکٹر: تو پھر آپ اچھی اچھی باتیں کریں نا۔ ان کو اعتراض نہیں ہو گا۔

ستارہ: (لاڑ کے ساتھ) ساغر کی باتیں بڑی پیاری ہیں ڈاکٹر صاحب۔ آپ کو کیا پتہ شاعر
کا غم جب آواز کے دکھ سے ملتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟ آپ جیسے لوگ بھی رونے
لگتے ہیں، یہکہ لگانے والے بھی.....

ڈاکٹر: Smile for a change.

ستارہ: ساغر نے مجھے سگریٹ کی ڈبیا پر تین شعر لکھ کر دیئے۔ کہنے لگا، میرے مرنسے
پہلے انہیں گا دینا۔ تم کو لوگ بہت سنتے ہیں۔ وہ شعر تھے ڈاکٹر صاحب (سوچتے

(ہوئے)

چراغ طور جلاو بڑا اندھرا ہے
 ذرا نقاب اٹھاؤ بڑا اندھرا ہے
 مجھے تمہاری نگاہوں پہ اعتماد نہیں
 میرے قریب نہ آؤ بڑا اندھرا ہے
 (اس وقت افخار جیسے بریک ان کرنے کے انداز میں اندر آتا ہے۔)

افخار: یہ پھر بول رہی ہے، بولے جا رہی ہے..... ہے۔ اری کمخت تو کوئی سیاسی لیدر ہے کہ
 گلوکارہ..... ٹیپ دیجئے ذرا ذرا کٹر صاحب۔ یہ اس طرح باز نہیں آئے گی۔
 (افخار کے ہاتھوں پر کیسرہ آتا ہے۔ وہ Tape Adhesive کو قینچی سے کاتتا ہے۔)

کٹ

سین 14 ان ڈور دن

(یہاں تین کٹ ایسے بنائیے جن سے ظاہر ہو کہ عاشی اور سکندر آپس میں لڑ رہے ہیں۔
 پہلے کٹ میں عاشی اور سکندر کھڑے لڑ رہے ہیں۔ دوسرے میں دونوں پاس پاس بیٹھے ہیں
 اور جھگڑا ہو رہا ہے۔ عاشی سکندر کے چاندماڑتی ہے۔ تیرے میں عاشی سیر ھیوں پر نیچے
 بھاگتی جاتی ہے۔ سکندر اس کا تعاقب کرتا ہے اور جیسے کہتا ہے رکو، نمہر و..... ابھی مت جاؤ۔)

ڈزالو

سین 15 ان ڈور کچھ دیر بعد

(فون والا کارنر۔ یہاں اس وقت ڈاکٹر اور افخار کھڑے باتمیں کر رہے ہیں۔)

دراصل میں کچھ Predict نہیں کر سکتا۔ ہو سکتا ہے Fever کے اترتے ہی وہ
ڈاکٹر: پالک نارمل ہو جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ Consequences کچھ اور ہوں۔

Anything might happen.

لیکن کیوں؟ آخر کیوں؟

میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا لیکن میرے خیال میں ان کے Hypothalmus کا
ڈاکٹر: فکشن اس وقت ٹھیک نہیں۔ وہ جتنی Impulses اباتی Glands کو دے رہا
ہے، ان میں شاید Co-ordination نہیں ہے۔

آپ کا خیال ہے، مجھے ستارہ کو ہسپتال میں Remove کر دینا چاہیے۔
انفار: خوف Anxiety اور ڈر کے لمحوں میں Insulin کا Discharge زیادہ ہوتا
ڈاکٹر: ہے دراصل Face Crisis کرنے کے لیے organism خود خود sugar level
انفار: اونچا کر دیتی ہے لیکن اگر یہ زیادہ دیر تر condition رہے تو یہی
انسان کے جسم کی دشمن بن جاتی ہیں۔

انفار: آپ مجھے سیدھی سیدھی بات بتائیں پلیز۔ یہ تمام technicalities چھوڑ کر۔

Is she out of danger?

ڈاکٹر: نہ سوس بریک ڈاؤن میں کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ اگر am not sure, may be
ان کا بخار رات تک نارمل نہ ہوا تو I am afraid اس میں ہسپتال لے جانا پڑے
گا۔ خدا حافظ۔

(ڈاکٹر جاتا ہے۔ انفار گم سم کھڑا ہے۔ پھر یکدم جیسے وہ آف کیسرہ کسی کو کہتا ہے)

انفار: نذر یہ ڈاکٹر صاحب کو کار تک پہنچانا۔

(اب انفار کھڑ کی تک جاتا ہے۔ نیچے کی طرف دیکھتا ہے، پھر آکر فون نمبر ملاتا ہے)
انفار: سکندر..... بھائی مجھے سکندر صاحب سے بات کرنی ہے۔ آپ انہیں اطلاع دیں۔
پلیز باقی بک بند کریں، جائیں۔

سین 15 ان ڈور دن

سکندر کا کمرہ

(سکندر فون ہاتھ میں لیے بینا اس کے سامنے شراب اور گلاس پڑا ہے۔)

سکندر: (فون پر) ہر چیز کو اس کے اندر پیدا ہونے والا کیڑا کھا جاتا ہے۔ لازم ڈھورا..... کپاس کو سنڈی..... امر دو کو اس کے اندر خود پیدا ہونے والا کیڑا..... (رک کر سنتا ہے)

مجھے پاس ہے اپنے وعدے کا..... میں..... مجھے میری Ambition کھا جائے گی۔ تمہاری ستادہ کو اس کی عشق پرستی ختم کرے گی..... ہم..... ہم سب کے کیڑے ہمارے اندر Natural process سے پیدا ہوتے ہیں اور نیچرل طریقے سے مارتے ہیں۔

(پچھی)

نہیں نہیں۔ آؤں گو لیکن ابھی نہیں، ابھی نہیں۔ آؤں گا ضرور..... لیکن (اس وقت عاشی آتی ہے۔ بے قرار بھاگتی ہوئی۔ سکندر فون کو چھوڑتا ہے۔ فون Dangle کرتا رہتا ہے۔ وہ بھاگ کر عاشی سے بغلگیر ہو جاتا ہے۔ کسرہ لکھے ہوئے فون پر واپس آتا ہے۔)

کٹ

سین 16 آوٹ ڈور رات

(رات کے وقت ایک کار جاری ہے۔ اس پر اوپھا کر کے Suspense کا میوزک لگائیے۔

کٹ

سین 17 ان ڈور

(ہوٹل کی لابی میں افخار اور سکندر اور بیڈروم کی طرف جا رہے ہیں۔ دونوں سیر ھیوں پر پہنچنے ہیں اور باتیں کر رہے ہیں۔)

تم نے بہت اچھا کیا سکندر کے آگئے۔ وہ تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہو گی۔

افخار: تم نے بہت اچھا کیا سکندر کے آگئے۔ وہ تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہو گی۔

سکندر: (بہت لا تعلق طریقے سے) اب کیسی ہیں؟

افخار: پہلے سے بہتر ہے۔ تھوڑا سا پسینہ آگیا۔ میرا خیال ہے بخار بھی کچھ ہلاکا ہے، پہلے

How can I thank you? سے?

سکندر: میں زیادہ دیر نہیں بھر سکوں گا۔

افخار: بالکل نہیں، بالکل نہیں۔ یہ بہت کافی ہے۔ پانچ دس منٹ وہ اس سے زیادہ کی متحمل

نہیں ہو سکتی۔ آؤ..... Don't feel embarrassed there is

nothing to worry about.

(دروازہ کھولتا ہے۔ سکندر اندر جاتا ہے۔ افخار کچھ رک کر اندر جاتا ہے۔)

کٹ

سین 18 بیڈروم ہوٹل (ان ڈور) رات

(ستارہ آنکھیں بند کیے ہے۔ اس کے چہرے پر پینے کے قطرے ہیں۔ افخار اور سکندر اندر

آتے ہیں۔ افخار سرہانے پڑے ہوئے تو لیے سے ستارہ کا چہرہ پوچھتا ہے۔)

افخار: تارا..... تارا دیکھو کون آیا ہے۔ آنکھیں کھولیں See who's come

(تارا آنکھیں کھولتی ہے۔ سکندر کی طرف دیکھتی ہے۔ پھر ایسے چہرہ بنتا ہے جیسے اسے

یقین نہ ہو کہ یہ کچھ ہے۔ افخار کہنی سے سکندر کو بہلاتا ہے کہ آگے بڑھے۔ سکندر آگے

بڑھ کر ستارہ کا ہاتھ پکڑ کر پاس بیٹھتا ہے۔ افخار جھک کر کہتا ہے۔)

- افتخار: میں تم سے کہتا تھا ان کے کہ میں یا سکندر کو واپس لاوں گایا زندہ نہیں
 Both of you گذلکسنا چھوڑوں گا
 (باہر جاتا ہے۔ سکندر ستارہ کا ہاتھ آرام سے واپس رکھ دیتا ہے)
- سکندر: آپ کی طبیعت کیسی ہے؟
 ستارہ: اب ٹھیک ہو گئی ہوں۔
- سکندر: میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ میں اپنے کے پر بہت پیشمان ہوں جو کچھ
 ہوا جو کچھ بھی
- ستارہ: خدا کے لیے خاموش رہو سکندر تم ہمیشہ اعتراف کر کے سب کچھ Spoil کر دیتے ہو۔
- سکندر: مجھے آپ سے جو کچھ کہنا ہے، ابھی اس وقت اس کے کہنے سے پہلے میں ایک بار
 آپ سے معافی مانگنا چاہتا ہوں بھرپور قسم کی۔
 ستارہ: اس کی ضرورت نہیں سکندر۔ معافی تم دے سکتے ہو تو مجھے دے دو
- سکندر: آپ جانتی ہیں کچھ باقی اپنے اختیار میں نہیں ہوتیں۔ انسان کی عقل، اس کی
 دانش چاہے لاکھ سمجھائے، پھر بھی وہ اپنی Instincts کا غلام ہو کر رہتا
 ہے مجبوری ہوتی ہے اس کے لہو کی۔
 ستارہ: مجھے بڑی پیاس لگی ہے سکندر۔
- (سکندر اٹھ کر جگ میں سے پانی گلاس میں اٹھ لتا ہے۔ پھر ستارہ کو سہارا دے کر پانی پلانتا ہے)
- سکندر: کافی بخار ہے۔
 ستارہ: نہیں کچھ بھی نہیں، ملیریا ہے۔ اتر جائے گا صبح تک۔
- سکندر: میں آخری بار آپ کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں۔ مجھ پر آپ کے بہتے
 احسانات ہیں۔ اگر میں آپ سے نہ ملا ہوتا تو میں اس جگہ نہ پہنچ سکتا جہاں میں آن
 ہوں لیکن احسان کرنے والے اور احسان لینے والے کے درمیان ایک ہی
 رشتہ ہوتا ہے ہمیشہ۔
- ستارہ: (خوشی سے) رشتہوں کی بات نہ کرو سکندر ہم تو رشتہوں کو بہت بچھے چھوڑ

آئے ہیں۔

سکندر: ایک رشتہ..... اور وہ ہے نفرت کا۔ ایسی نفرت جو بظاہر محبت نظر آتی ہے۔
ستارہ: (یکدم) نفرت کا۔ کہہ کیا رہے ہو؟

سکندر: میں بات کو طول نہیں دے سکتا کیونکہ میرے پاس وقت کم ہے اور..... میں اسی شرط پر آیا ہوں کہ..... کہ آپ کوچھ بخداوں۔

ستارہ: کیا؟
سکندر: میں اب آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ آپ مجھ سے کوئی توقع نہ رکھیں۔

ستارہ: خدا کے لیے سکندر Let us not start it all over again
سکندر: میں آپ سے اجازت لینے آیا ہوں۔

ستارہ: کیسی اجازت؟
سکندر: میں شادی کر رہا ہوں عاشی کے ساتھ..... مجھے آپ کی اجازت کی ضرورت ہے..... اور میرے پاس وقت کم ہے۔

(گھری دیکھتا ہے)
میں کسی لبے ڈرامے میں پڑنا نہیں چاہتا۔
(ستارہ بے ہوش ہو کر ہاتھ ڈھیلے چھوڑتی ہے۔ یکدم افقار دروازہ کھول کر اندر آتا ہے۔)

انختار: کیا ہوا..... کیا ہوا سکندر؟ کیا بات ہے؟
(انختار ان دونوں کو باری باری دیکھتا ہے۔ کیسرہ اس کے چہرے کا لیٹا ہے۔)

فیڈ آؤٹ

قسط نمبر 9

کردار

ستارہ
 سکندر
 عاشی
 ماشر لطیف
 انا و نسر
 مالی کی لڑکی
 چوکیدار
 آپا جی
 عاصم
 سلطان
 بڑھیا
 درزی
 مسکین
 ڈانس ماشر
 میوزک ڈائریکٹر عنایت
 دیپا سکنے تین نوجوان

(پاٹل ختم ہونے پر بچپنی قطع سے ہم اس ڈائیلاگ سے شروع کرتے ہیں میں بات کو طول نہیں دے سکتا جس وقت افتخار اندر آتا ہے ایک اوپرچارینگ آتا ہے یہاں سے نبی قطع کا آغاز ہوتا ہے۔)

کٹ

میں 1 آٹھ ڈور رات

(افتخار اور ستارہ تیزی سے پورٹس کار میں جا رہے ہیں۔ کسی ہسپتال کے سامنے جا کر رکتے ہیں۔

کٹ

ہسپتال کی لمبی گلبری ستارہ سڑپچر پر ہے ساتھ ساتھ افتخار تیز تیز چل رہا ہے ایک نر اور نر بوانے سڑپچر دھکیل کر لے جا رہے ہیں۔)

کٹ

میں 2 ان ڈور دن

(اس وقت ستارہ ہسپتال کے بیڈ پر لیٹی ہوئی ہے اس کی آنکھیں بند ہیں۔ نقاہت بہت ہے۔ نر کا پاس کھڑی ہے سوول پرپانی کی سلفی ہے وہ اس میں تو لیے بھگو بھگو کر ستارہ کو اٹھانے کر رہی ہے۔

اب طبیعت کیسی ہے میدم۔

(آنکھوں کے اشارے سے کہتی ہے کہ اچھی ہے۔)

ستارہ
کن:

- نرس: پتہ ہے میڈم جی ساری نر سیں مر رہی ہیں۔ رات کو ڈاکٹر مسعود سے اتنا جھگڑا
سرٹرا ٹھمل۔
- ستارہ: کیوں؟
- نرس: سب نر سیں چاہتی ہیں کہ آپ کی نایبیٹ ڈیوٹی کریں۔ سرٹرا ٹھمل تو خوب
جھگڑیں ڈاکٹر مسعود سے کہنے لگیں ایسے V.I.P مریض داخل کر کے آپ مجھے
ان پاپو ل کر دیتے ہیں۔ نرسوں میں بلوہ ہو جاتا ہے۔
- ستارہ: تھینک یو سرٹر۔
- نرس: یہ جو ہیں..... آپ کے ساتھ یہ آپ کے ہر بند ہیں۔
- ستارہ: نہیں۔
- نرس: نہیں، اچھا تو پھر بھائی ہوں گے۔
- ستارہ: سوتیلے بھائی ہیں۔
- نرس: ہائے میڈم سوتیلے بھائی تو اتنی محبت کبھی نہیں کرتے۔
- ستارہ: (آہستہ) مجھ سے تو یہی شہ سوتیلوں نے ہی محبت کی۔ ایک میری سوتیلی ماں تھی۔
وہ..... وہ بھی بہت پیار کرتی تھی مجھ سے۔
- نرس: پلیز آپ باتیں نہ کریں پتہ ہے آپ آنکھیں بند کر کے آرام سے لیٹی رہیں پلیز۔
- ستارہ: (آنکھوں میں نشے کی کیفیت ہے) تھینک یو۔
- نرس: منہ تو خشک نہیں ہو رہا۔
- ستارہ: (اثبات میں سر ہلاتی ہے)
- نرس: یہ جو آپ کی آنکھوں میں تکلیف ہے نادہ کم ہو جائے گی۔ شام تک ڈاکٹر ندیہ نے
ایک اور دوائی Add کر دی تھی نئے میں۔
- ستارہ: سرٹر اپر دہ بند کر دیں مجھے روشنی بری لگتی ہے۔
- نرس: (سرٹر پر دہ بند کرتی ہے اس وقت دروازے پر دستک ہوتی ہے۔)
کم ان۔
- (ماستر لٹیف ایک چھوٹا سا لٹن کیریٹ اٹھائے داخل ہوتا ہے۔)

- زس: اچھا میڈم میں ذرا ایم جنسی میں جارہی ہوں۔ ابھی آؤں گی۔ (لطیف سے)
دیکھیں جی آپ ان سے زیادہ باتیں نہ کریں ڈاکٹر نذریکا آرڈر نہیں ہے۔
- لطف: زس جی میں کیوں زیادہ باتیں کروں گا۔ مجھے کیا پتہ نہیں (زس پلٹی اٹھا کر جاتی ہے) ہے ناکملی۔
- زس: (مرکر) اور اگر یہ سو جائیں تو پلیزان کو جگائیں نہیں (چلی جاتی ہے)
- لطف: آپ بے فکر ہیں۔ میڈم اب طبیعت کیسی ہے؟
- ستارہ: اچھی ہے (پھر غنودگی کی طاری ہو جاتی ہے۔) دوائیوں کی دکان پر میں فیروزہ کے لیے Cough mixture لینے گیا تھا ساری رات کھانی رہتی ہے۔ میں تو آپ کی بیماری کا سن کر حیران ہی رہ گیا۔
- ستارہ: اباجی..... کا کچھ پتہ ہے؟ ما سٹر جی۔
- لطف: شیخوپورہ کے پاس ہیں آپا جی کی زمینوں پر۔
- ستارہ: اچھا آپا لے گئیں انہیں ساتھ۔
- لطف: اور کیا جی، یہ میں آپ کے لیے سری پائے پکو اکر لایا ہوں بخار کے لیے اکسیر ہے اور یہ نچلے ڈبے میں انڈوں کا حلوجہ ہے۔
- ستارہ: یہ آپ نے کیا تکلیف کی ما سٹر جی۔
- لطف: لججے۔ تکلیف کیسی بی بی۔ ہم غریب تو کچھ کرن جو گے ہی نہیں۔ ارمان ہی رہا ہمارے دل میں آپ کی خدمت کرنے کا کچھ ہاتھ پلے ہی نہیں ہوا کبھی۔ (اس وقت افتخار دے بے پاؤں اندر آتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں بہت سے لفافے ہیں۔)
- لطف: سلام علیکم سر کار۔
- افتخار: (ستارہ کی آنکھیں بند ہیں) سوتونہیں رہیں۔
- ستارہ: یہ تمہارے لیے خربوزے ہیں، لیچیاں ہیں Cherries اور خوبانیاں، پائیں اپل (پاس میٹھا ہے) چھوٹے چھوٹے سیب اتنے۔
- ستارہ: تم کتنے اچھے ہو افتخار (آہتہ) کاش اچھے لوگوں پر دل مٹھیں ہو جایا کرے۔

- افتخار: او ہو..... یہ بات بہت ڈسکس ہو چکی ہے ماسٹر جی آپ میرا ایک کام کریں پلیز۔
لطیف: جی فرمائیے۔
- افتخار: ریڈ یو شیشن پر آج میرا اثر و یو تھا وہاں آپ..... نقی صاحب کو پیغام دے دیں کہ
پہنچوں گا ضرور ذرا آدھا گھنٹہ لیٹ۔ تین بجے کے قریب (ستارہ سے) ڈاکٹر نذر
رو انڈ پر آئے تھے۔ (پھر لطیف سے) دیکھیں تکلیف تو نہیں ہو گی۔
- لطیف: نہیں سر کار میں تو سیدھا وہیں جا رہا ہوں (انٹھتا ہے)
- افتخار: کیسے جائیں گے آپ۔ بس مل جائے گی آپ کو۔
- لطیف: رکشائے لوں گا سر کار۔
- (لطیف کے پیچھے پیچھے افتخار جاتا ہے پھر رازداری کے ساتھ لطیف کے کندھے پر ہاتھ
رکھتا ہے۔)
- افتخار: یہ لطیف صاحب (سور پے جیب سے نکال کر) یہ بکوں وغیرہ کو مٹھائی اللذو غیرہ
اللہ نے ہم پر بڑا کرم کیا ہے۔ ورنہ ستارہ بی بی تو چلی تھیں۔
(یکدم اس کی آنکھیں بھر آتی ہیں وہ لوٹتا ہے لطیف رکتا ہے پھر دعائیں دیتا ہے۔)
- لطیف: اللہ اتنا دے جتنا کھوہ میں پانی نہیں پران سلامت رہیں۔ وشم زیر بجن ڈھیر۔ کہہ
کی پڑ چھتی پر سوئے راجہ جی ہمیشہ (چلا جاتا ہے۔)
- ستارہ: افتخار۔
- افتخار: جی حضور والا.....
- ستارہ: ماسٹر جی سری پائے پکا کر لائے ہیں۔ یہ کھالو پلیز۔
- افتخار: (چپ چاپ کر سی میں بیٹھتا ہے) مجھے بھوک نہیں ہے تارا۔
- ستارہ: (بہت آہستہ) انڈوں کا حلوجہ بھی ہے۔
- افتخار: (بہت دور و کیھ رہا ہے) میں ہر وقت بچ نہیں بنارہ سکتا تارا۔ کبھی کبھی۔ ایک
کرنے کو دل نہیں چاہتا۔
- ستارہ: (لبی جماں لے کر) تم نے رات بھی کچھ نہیں کھایا۔
- افتخار: سو جاؤ..... آرام سے۔ میری وجہ سے پریشان نہ رہو۔